



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورت کا کپڑے کے دکانداروں اور درزیوں سے گفتگو کرنے کا کیا حکم ہے؟ اس کے ساتھ ساتھ یہ امید کی جاتی ہے کہ عورتوں کو چند نصیحتی کلمات سے نوازہ جائے۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

عورت کا دکاندار سے فتنے کے بغیر ضرورت کے مطابق گفتگو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ عورتیں مردوں سے ضرورتوں اور ان معاملات میں گفتگو کر لیا کرتی تھیں ضرورت کے دائرے میں رہتے ہوئے لیکن جب اس میں ہنسی، مسکراہٹ اور نرمی و نزاکت اور فتنے میں مبتلا کرنے والی آواز کی ملاوٹ ہو تو یہ حرام اور ناجائز ہے۔

: اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو کہا تھا

فَلَا تَتَخَفْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَعْرُوفًا ۚ ... سورة الاحزاب ۳۲

"بات کرنے میں نرمی نہ کرو کہ جس کے دل میں بیماری ہے طمع کر بیٹھے، اور وہ بات کہو جو اچھی ہو۔"

قول معروف "سے مراد ہے کہ جسے لوگ لہجھا سمجھیں اور ضرورت کے مطابق ہو لیکن جب اس سے زیادہ ہو یا وہ اس کے سامنے اپنے چہرے، کنبیوں اور ہتھیلیوں کو نکال کر یہ تمام حرام اور برے کام ہیں، اور فتنے کے اسباب اور زنا میں واقع ہونے کے ذرائع میں سے ہیں۔

لہذا اللہ سے ڈرنے والی مسلمان عورت پر لازمی ہے کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرے اور پیگانے مردوں سے ایسی گفتگو نہ کرے جو ان کو امید میں مبتلا کرے اور ان کے دلوں کو فتنوں میں ڈال دے، اسکا ذمہ ہے وہ اس کام سے پرہیز کرے۔ اور جب وہ دکان یا ایسی جگہ جانا چاہے جہاں مرد ہوں وہ اسلامی عادات سے آراستہ ہو اور پردہ اختیار کر لے اور جب وہ مردوں سے گفتگو کرنا چاہے تو ان سے ایسی اچھی گفتگو کرے جس میں فتنہ اور کوئی خطرہ نہ ہو (فقہیہ الشیخ صالح الفوزان)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 633

محدث فتویٰ